Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ — ۲۵ محرم ۱۳۹۲ھ، ۱۲ امان ۱۳۵۱ہش، ۱۲ مارچ ۱۹۷۲ء — نمبر ۵۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ ۱۱ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۰ امان کی رپورٹ مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ۔ ۱۱ امان۔ کل مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ میں حضور نے قرآنِ مجید کی آیت ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار (سورۃ نساء آیت ۱۴۶) کی تلاوت فرمانے کے بعد بتایا کہ منافق مصلح کی شکل میں فتنہ و فساد پھیلاتا ہے اور جھوٹ بول کر مومنوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی سزا جہنم کی شدید ترین آگ مقرر فرمائی۔ اسکے بعد حضور نے بعض منافقین کے چند سراسر غلط اور بے بنیاد اعتراضات کی حقیقت کو واضح کیا اور مقامِ خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ خلیفہ خدا تعالیٰ خود بناتا ہے اور اسکی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ چنانچہ خلافتِ ثالثہ کو بھی اللہ تعالیٰ کی مدد اور تائید حاصل ہے جسکی وجہ سے منافقین کبھی اپنے مکروہ عزائم میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ حضور کا یہ ایمان افروز خطبہ کم و بیش ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔

ربوہ۔ ۱۱ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گلے میں خارش اور سردرد کی وجہ سے ناساز ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

امراء ضلع وار کا تقرر

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل امراء ضلع وار کا تقرر تا ۳۰ اپریل ۷۲ء منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔

۱۔ ضلع سرگودھا۔ مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ
۲۔ ،، شیخوپورہ۔ ،، چوہدری محمد انور حسین صاحب ،،
۳۔ ،، مردان۔ ،، آدم خان صاحب
۴۔ ،، ڈیرہ غازیخان ،، چوہدری بشیر احمد صاحب چیمہ
۵۔ ،، تھرپارکر۔ ،، ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی
۶۔ ،، سکھر و جیکب آباد ،، قریشی عبدالرحمان صاحب

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بہشت کی راحت کا اصل سرچشمہ اس دنیا میں انسان کے اپنے افعال ہیں

ایمان اور اعمال کے مجسم نظارے ہیں جو آخرت میں ظاہر ہوتے ہیں

"بہشت کی راحت کا اصل سرچشمہ انسان کے اپنے ہی افعال ہیں۔ اگر وہ فطرتی دین کو نہیں چھوڑتا۔ اگر وہ مرکزِ اعتدال سے اِدھر اُدھر نہیں ہٹتا اور عبودیت الوہیت کے محاذ میں پڑی ہوئی اس کے انوار سے حصہ لے رہی ہے تو پھر یہ اس عضوِ صحیح کی طرح ہے جو مقام سے ہٹ نہیں گیا۔ اور برابر اس کام کو دے رہا ہے جس کے لئے خدا نے اُس کو پیدا کیا ہے اور اُسے کچھ بھی درد نہیں بلکہ راحت ہے۔

اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھَارُ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں اُن کو خوشخبری دے دو۔ کہ وہ اُن باغوں کے وارث ہیں جن کے نیچے ندیاں بہ رہی ہیں۔ اِس آیت میں ایمان کو اللہ تعالیٰ نے باغ سے مثال دی ہے اور اعمالِ صالحہ کو نہروں سے جو رشتہ اور تعلق اعمالِ صالحہ کو ایمان سے ہے۔ پس جیسے کوئی باغ ممکن ہی نہیں کہ پانی کے بدوں سرسبز اور ثمردار ہو سکے۔ اسی طرح پر کوئی ایمان جس کے ساتھ اعمالِ صالحہ نہ ہوں مفید اور کارگر نہیں ہو سکتا۔ پس بہشت کیا ہے۔ وہ ایمان اور اعمال ہی کے مجسّم نظارے ہیں۔ وہ بھی دوزخ کی طرح کوئی خارجی چیز نہیں ہے بلکہ انسان کا بہشت بھی اُس کے اندر ہی سے نکلتا ہے۔ یاد رکھو اس جگہ پر جو راحتیں ملتی ہیں وہ وُہی پاک نفس ہوتا ہے جو دُنیا میں بنایا جاتا ہے۔ پاک ایمان پودہ سے تعلقِ مماثلت رکھتا ہے اور اچھے اچھے اعمال، اخلاقِ فاضلہ یہ اس پودہ کی آبپاشی کے لئے بطور نہروں کے ہیں جو اسکی سرسبزی اور شادابی کو بحال رکھتے ہیں۔ اِس دنیا میں تو یہ ایسے ہیں جیسے خواب میں دیکھے جاتے ہیں۔ مگر اُس عالم میں محسوس اور مشاہدہ ہونگے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸ و ۲۹)

"یوم مسیح موعود"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعتہائے احمدیہ ہر سال ۲۳ مارچ کو "یوم مسیح موعود" کے موقعہ پر جلسے کرتی آئی ہیں۔ امسال ۲۳ مارچ بروز جمعرات "یوم مسیح موعود" کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اگر کسی جگہ حکومت کی طرف سے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا گیا ہو تو اندریں صورت جماعتوں کو چاہیئے کہ اس تاریخ پر حکومت کی اجازت سے اپنے اپنے ہاں اس دن کے شایانِ شان جلسے منعقد کریں۔ اور اس کی رپورٹ نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

(مسعود احمد پبلشر، ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ ر امان ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی معیّت اور اس کے عظیم الشّان ثمرات

اللہ تعالیٰ نے بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اِس بشارت سے نوازا کہ

اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ وَمَعَ کُلِّ مَنْ اَحَبَّکَ

یعنی مَیں تیرے ساتھ ہُوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں اور اُن تمام لوگوں کے ساتھ ہوں جو تجھ سے محبت کرتے ہیں یا آئندہ کریں گے

اللہ تعالیٰ نے اپنے اِس وعدہ کے مطابق خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اہل اور آپ کے تمام دلی محبّوں اور اعیان والانصار کے حق میں قدم قدم پر اپنی معیت کا ثبوت دیا اور اپنی اِس موعودہ معیت کے ثبوت کے طور پر نہ صرف بڑے بڑے مہیب خطرات (جو پے در پے ظاہر ہوتے چلے گئے) سے محفوظ رکھا بلکہ اپنی غیر معمولی اور بارش کی طرح برسنے والی تائید و نصرت سے نواز کر ادیانِ باطلہ کے بالمقابل اسلام کو عظیم الشان کامیابیاں اور فتوحات عطا فرمائیں۔ معجزہ کی قدرت رکھنے والے نشان بڑی کثرت سے ظاہر ہوئے اور ہوتے چلے گئے جو دُنیا پر اسلام کی صداقت کو آشکار کرنے اور اس کے بالمقابل تمام دیگر ادیان کو سرنگوں کرنے کا موجب بنے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ کی معیت کا وعدہ جماعتِ احمدیہ میں خلافت کے آسمانی نظام کے قیام کے ذریعہ پورا ہوا اور برابر پورا ہو رہا ہے اور انشاء اللہ العزیز آئندہ بھی پُورا ہوتا چلا جائے گا۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ مبارک میں پے در پے اندرونی فتنوں نے سر اُٹھایا۔ وہ جو اپنے زعم میں بڑے بنتے تھے اور جن کے لئے خدائی پیشگوئی کے بموجب چھوٹا بننا مقدّر تھا، انہوں نے مارِ آستین بن کر جماعت میں اللہ تعالیٰ کی معیت کے نہایت ہی درخشندہ ثبوت یعنی نظامِ خلافت کو ہی جڑ سے اکھیڑ پھینکنا چاہا۔ انہوں نے بیعت کر لینے کے باوجود اپنی طرف سے نفاق و انشقاق کا بیج بونے اور وحدتِ قومی کو پارہ پارہ کرنے کی ناروا کوششوں میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان فتنوں کے وقت اپنی معیت کا ایسا زبردست ثبوت دیا کہ قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی کچھ پیش نہ جانے دی اور ان کی ایسی سرکوبی فرمائی کہ وہ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ کا مصداق بنے بغیر نہ رہے اور جماعت خلیفۂ برحق کی شکل میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ڈھال کے پیچھے ان کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ و مامون رہتے ہوئے مضبوط سے مضبوط تر ہوتی اور عنقریب جاری ہونے والی غلبۂ اسلام کی عظیم الشان عملی جد و جہد کے لئے تیار ہوتی چلی گئی۔ اِس طرح اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ وَمَعَ کُلِّ مَنْ اَحَبَّکَ کا خدائی وعدہ بڑی شان اور آب و تاب کے ساتھ پُورا ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد خلافتِ ثانیہ کا مقدس و بابرکت ۵۲ سالہ دَور اللہ تعالیٰ کی معیت کے ایک نہایت ہی درخشندہ ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اندرونی اور بیرونی فتنوں کی یلغار کے باوجود جماعت کو تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے میدان میں سدا بہار قسم کی ایسی ایسی عظیم الشان کامیابیاں اور فتوحات عطا فرمائیں کہ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا کا روح پرور نظارہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ مشرق و مغرب کے ممالک میں جہاں قبل ازیں کوئی ایک بھی تبلیغی مشن قائم نہ ہوا تھا نہایت مضبوط مشن اور نیک فطرت نومسلموں پر مشتمل مخلص و فدائی جماعتیں قائم ہوتی چلی گئیں۔ ایشیا، یورپ، امریکہ، افریقہ جہاں کہیں بھی عیسائی مشنوں نے قبضہ جما کر عیسائیت کو غالب کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں مبلغین اسلام بھجوا کر اور نہایت منظم بنیادوں پر تبلیغِ اسلام کا انتظام کر کے عیسائی مشنوں کے سب کئے کرائے پر پانی پھیر کر رکھ دیا اور انہیں اُلٹے لینے کے دینے پڑ گئے۔ اسلام جسے عیسائی پادری اور عوام پہلے مُردہ سمجھتے تھے، زندہ ہو کر اپنی زندگی کا ثبوت دینے کے لئے خود ان کے گھروں میں ان کے درمیان جا پہنچا۔ نتیجۃً عیسائیت کا پیغام اقوامِ عالم کے لئے بے اثر ہو کر رہ گیا۔ برخلاف اس کے اسلام میں ان کی دلچسپی اور اس کی طرف ان کا میلان بڑھتا چلا گیا۔ اِس لحاظ سے دنیا میں ایک انقلابِ عظیم رُونما ہوا۔ اور غلبۂ اسلام کے آثار نمایاں سے نمایاں ہو کر اس بات کا پتہ دینے لگے کہ اب دنیا کی کایا پلٹنے والی ہے الغرض جماعت بڑے بڑے مہیب خطرات یعنی اندرونی اور بیرونی فتنوں میں سے سلامتی سے گزرتی اور غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے قدم بڑھاتی چلی گئی۔ اِس طرح اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ وَمَعَ کُلِّ مَنْ اَحَبَّکَ کا خدائی وعدہ بڑی شان اور آب و تاب کے ساتھ پُورا ہوتا چلا گیا اور یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہوئے بغیر نہ رہا کہ فی الواقعہ خلافت کا آسمانی نظام اللہ تعالیٰ کی معیت کے ایک نہایت درخشندہ ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے۔

اور اب خلافتِ ثالثہ کے نئے مقدس و بابرکت دَور میں جو خدائی بشارتوں کی رُو سے فتوحات کا دَور ہے اللہ تعالیٰ جس مہتم بالشان طریق پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے اہل اور آپؑ کے خالص اور دلی محبّوں کے حق میں اپنی معیت کا ثبوت دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت جس قدر تواتر کے ساتھ نازل ہو رہی ہے اُس کے ہم سب عینی شاہد ہیں۔ دُنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی مہم خلافتِ ثانیہ کے مقدس و بابرکت اور غیر معمولی کامیابیوں اور کامرانیوں کے دَور میں تعمیر و ترقی کی جس اہم منزل تک پہنچ کر دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی راہ کو مستقل اور نہایت درجہ مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کا موجب ہوئی تھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی معیت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی تائید و نصرت کی وجہ سے وہ مہم نئی منزلیں سر کرتی ہوئی آگے ہی آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اِس مہم کے نئی وسعتوں سے ہمکنار ہونے کے باعث دُور و دراز علاقوں اور اقوام میں خدمتِ اسلام اور خدمتِ انسانیت کی نئی راہیں کھُل رہی ہیں۔ جن کے نتیجہ میں اسلام کو پہلے سے کہیں بڑھ کر مقبولیت حاصل ہو رہی ہے اور مختلف اقوام میں یہ احساس پیدا ہو کر راسخ ہوتا جا رہا ہے کہ اُن کی روحانی پیاس اسلام ہی بجھا سکتا ہے۔ چنانچہ ان اقوام کے لوگ خود دعوت دے رہے ہیں کہ احمدی مبلّغین اسلام مشنری ڈاکٹر اور مشنری اساتذہ ان کے علاقوں میں بھی بھیجے جائیں۔ وہ تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں وغیرہ کے لئے زمینیں اور عمارتیں پیش کر کر کے دستِ تعاون بڑھا رہے ہیں۔ اِس طرح اسلام کے اثر و نفوذ کے بڑھنے اور پھیلنے کی نئی راہیں از خود کھُل رہی ہیں۔ مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں احمدیہ ہسپتالوں اور ہائر سیکنڈری سکولوں کے قیام کی نئی مہم اور اس کی غیر معمولی کامیابی اِس پر شاہد ناطق ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ اپنی معیت کے درخشندہ ثبوت یعنی نظامِ خلافت کی عظیم الشان برکات سے ہمیں مسلسل نوازتا چلا آ رہا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی معیت کے درخشندہ ثبوت اور اس کی عظیم الشان برکات کا ہی ثمرہ ہے کہ غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر ہمارا قدم بفضلہٖ تعالیٰ آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا ہے اور ہم اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ وَمَعَ کُلِّ مَنْ اَحَبَّکَ کے خدائی وعدہ کو پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پُورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

ایجنڈا مجلس مشاورت

مجلس مشاورت ۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲ء کا ایجنڈا جملہ امراء اضلاع کی خدمت میں بھجوا دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ اپنی نگرانی میں جلد از جلد ان جماعتوں کو پہنچا دیں جن کی طرف سے امسال شوریٰ میں نمائندگان تشریف لا رہے ہوں جماعتیں مطلع رہیں۔ اور نمائندگان کو اطلاع بھجواتے وقت اس امر کی تصدیق بھی بھجوائیں کہ نمائندگان کا انتخاب باقاعدہ طور پر جماعت کے اجلاس عام میں ہوا ہے۔ اور وہ حسب قواعد بقایا دار نہیں ہیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ ۱۳۴۹ ہش کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خواتین سے روح پرور خطاب

قرونِ اولیٰ میں مسلمان عورت نے دنیوی دولت اور آرام و آسائش سے بے رغبتی کا عدیم المثال نمونہ پیش کیا

(مرتبہ مکرم مولوی اللہ بخش صاحب شاہد رکن شعبہ زود نویسی)

۴

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ایک پہلو یہ بھی ہے اس پہلو سے بھی میری اس حسین روحانی تصویر کو دیکھنا کہ وہ اموال سے اور دولت سے پیار نہیں کرے گی۔ وہ اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والی ہوگی۔ اتنی بے رغبتی دولتِ دنیا سے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ سخی کسی کو نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ امیر معاویہؓ نے ایک لاکھ درہم آپ کو بھجوائے۔ غالباً صبح کے وقت پہنچے تو آپ نے اسی وقت ترازو منگوایا۔ لاکھ درہم کون گنتا۔ تول تول کر مستحقین کو تقسیم کرنے شروع کئے اور وہاں سے ہلی نہیں اور کوئی کام نہیں کیا۔ جب آخری درہم تقسیم ہو چکا تو ہاتھ جھاڑ کے کھڑی ہو گئیں، بڑی خوش تھا کہ آج اللہ تعالیٰ کے حضور اس چیز کو پیش کرنے کا مجھے موقع ملا۔ خدا کو تو ایک لاکھ، دس لاکھ یا کروڑ درہم کی ضرورت نہیں۔ وہ انسان کے دل میں پیار چاہتا ہے جو اس کے لئے ہو۔ انہوں نے کہا آج سب کچھ اس کے حضور پیش کر دیں اور یہ بتا دیں کہ خدایا تو نے کہا تھا کہ ایک حسین روحانی حسن رکھنے والی عورت امت محمدیہ کی جو فرد ہوگی وہ اموال و دولت سے پیار نہیں کرے گی۔ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرے گی۔ ایک لاکھ درہم آیا اور تقسیم کر دیا۔ دماغ میں کچھ اور تھا ہی نہیں۔ یہی تھا کہ جلدی جلدی دوسروں کے گھروں میں پہنچ جائے۔

جب سب تقسیم کر چکیں تو خادمہ نے کہا کہ آج آپ کا روزہ ہے اور روزہ کی افطاری کے لئے گھر میں کوئی چیز نہیں ہے یہ بھی خیال نہیں رہا کہ روزہ کس چیز سے کھولیں گے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ کوئی عورت آئی۔ کہنے لگی مجھے ضرورت ہے۔ آپ نے اپنی خادمہ کو کہا جو ہے اس کو دے دو۔ تھوڑا یا بہت جتنا بھی ہے دے دو۔ اس نے کہا (اس دن بھی آپ کا روزہ تھا) کہ روزہ کشائی کس چیز سے ہوگی۔ فرمایا۔ میں جو کہتی ہوں دے دو۔ جو کچھ کھانے کے لئے گھر میں تھا وہ سارا مستحق کو دے دیا جس وقت روزہ کھلنے کا وقت آیا تو کسی نے بھنا ہوا گوشت یا شوربہ گوشت کا بھجوا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سامان پیدا کر دیئے۔ پھر ہنس کر اپنی خادمہ کو کہا کہ جو روٹی تو میری روزہ کشائی کے لئے رکھنا چاہتی تھی اس سے بہتر روزہ کشائی کیا خدا نے مجھے نہیں دی؟ یہ آپ ہی نہیں تھیں بلکہ ایک تربیت اور ایک روایت تھی جو قائم کر دی گئی۔

ایک دفعہ حضرت عبد الرحمانؓ بن عوفؓ حضرت ام المومنین ام سلمہؓ کے پاس آئے۔ کہنے لگے والدہ! میرے پاس مال بڑا جمع ہو گیا ہے اور مجھے ڈر آتا ہے کہ کہیں یہ مال میری تباہی کا باعث نہ بن جائے آپ نے کہا بیٹے! کیا سوچ رہے ہو ابھی جا کر سارا مال تقسیم کر دو اس سے وہ تمہاری تباہی کا سامان نہیں رہے گا۔

مسلمان عورتیں جہاد میں ہوشیاری سے شامل ہو جاتی تھیں۔ بعض جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی نہیں ہوتا تھا اور پہنچ جاتی تھیں۔ ایسا ہی ایک واقعہ ہے کہ غزوۂ خیبر میں بعض صحابیات جنگ میں شریک ہو گئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہیں تھا۔ گویا علم کے بغیر شامل ہو گئیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپؐ ناراض ہوئے اور آپؐ نے پوچھا کس کی اجازت سے یہاں آگئی ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ اجازت تو نہیں لی، غلطی ہو گئی ہے لیکن ہم نے سوچا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کا سامان لیں اور ساتھ ہو لیں۔ لہٰذا ہم نے زخمیوں کے علاج اور مرہم پٹی کے لئے دوائیں لی ہیں اور ساتھ آگئی ہیں۔ یا رسول اللہ! ہم اپنے سپاہیوں کو تیر بھی اٹھا اٹھا کر دیا کریں گی اور ان کو ستو گھول گھول کر پلایا کریں گی۔ جو اس وقت کی مرغوب غذا تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں کا یہ جواب سنا تو آپؐ بڑے خوش ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر تم ہمارے ساتھ رہو اور اس کے بعد تو مسلمان عورت ہمیشہ ہی جہاد میں ساتھ رہتی تھی۔ (وقت چونکہ زیادہ ہو گیا ہے میں یہیں مختصراً ختم کر دوں گا۔ بعض رُخ آپ کے روحانی حسن کے ایسے رہ گئے ہیں جن پر میں کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن وقت کی تنگی کی وجہ سے میں کہہ نہیں سکتا۔ کیونکہ ابھی میں نے دوسری تقریر کے لئے باہر جانا ہے)

صرف ایک حسین مثال میں دے دیتا ہوں۔ بڑی عجیب مثال۔ یرموک میں ایک عورت کے خاوند شہید ہو گئے۔ جب ان کی عدت ختم ہوئی اور ان سے ایک اور مجاہد نے شادی کرنی چاہی (اب تو لوگ گھبراتے ہیں لیکن اسی ماحول میں تو ضروری تھا کہ بیوہ جلدی شادی کرے) انہوں نے کہا سامنے دشمن کی فوج پڑی ہے تم اس کا تو انتظار کرو پہلے جنگ میں جا کر شریک ہو جاؤ، شادی پھر بعد میں دیکھی جائے گی انہوں نے جواب میں کہا نہیں میرے دل میں یہ ہے کہ میں اس جنگ سے پہلے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے شادی ہوئی ایک رات ساتھ رہے۔ اگلے دن جنگ ہوگی اور وہ شہید ہو گئے۔

دوسری دفعہ بیوہ ہونے والی عورت جس کے خاوند کو شہید ہوتے ابھی چوبیس گھنٹے بھی نہیں گزرے تھے۔ اس نے خدا سے کوئی شکوہ نہ کیا۔ کیونکہ اس کی شان ہی کچھ اور تھی۔ ایک مسلمان کی شان کے مطابق یہ نہیں ہے کہ اللہ سے شکوہ کرے۔ نہ اس نے دنیا کی کوئی پرواہ کی۔ ادھر ان کے خاوند شہید ہوئے ادھر انہوں نے اپنے کپڑے درست کئے اور کچھ نہیں ملا تو خیمے کا بانس اکھیڑا اور کئی رومیوں کو انہوں نے اس ڈنڈے کے ساتھ ہلاک کر دیا۔ اتنا پیار ہے مسلمان عورت کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کا۔ بیوہ ہوتی ہے میدان جنگ میں۔ دوسری شادی کرتی ہے میدانِ جنگ میں کیونکہ خدا کا حکم ہے کہ بیوہ جتنی جلدی ہو سکے شادی کرے اور یہ سمجھتے ہوئے کرتی ہے کہ جس سے میں شادی کر رہی ہوں اس کے دل میں ہے کہ میں پہلے معرکے میں شہید ہو جاؤں گا۔ ایک دن کی دوسری دفعہ بیاہتا بیوہ، وہ ایک دن کی بیوہ ہے۔ کیونکہ ایک دن ہی اس نے خاوند کے ساتھ گزارا، اسے کوئی پرواہ نہیں۔ دوسرا خاوند مارا گیا ہے اور آپ شہید ہونے کے لئے چلی گئی ہے۔ جب تک آپ کا حسن روحانی یہ تصویر نہیں بناتا اس وقت تک آپ خدا اور رسول کی محبوبہ نہیں بن سکتی۔

دنیا کی دولت بھی عارضی اور دنیا کی محبت بھی عارضی۔ جوان بیٹا حادثہ میں مر جاتا ہے ایک غیر مسلم ماں ساری عمر اس کے لئے روتی رہتی ہے اور ایک مسلمان ماں اسی وقت خدا کے حضور سجدہ کرتی ہے اور مسکراتی ہوئی سجدہ سے کھڑی بھی ہو جاتی ہے، الحمد للہ پڑھتی ہے۔

(باقی)

اسلام میں عورت کا مقام

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

"اسلامی تعلیم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں دیگر مذاہب کی نسبت عورت کے درجہ کو بہت بلند کیا گیا ہے۔ گو موجودہ زمانہ میں مغربیت کے اثر کے ماتحت خود مسلمانوں نے عورت کے رتبہ کو کم کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور بعض باتوں میں انہوں نے غلط اندازے بھی لگائے ہیں مثلاً کہا جاتا ہے کہ پردہ میں عورت کو صحیح تعلیم نہیں دی جا سکتی حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کے اندر ہی دین سیکھا تھا اور پردہ کے اندر ہی رہ کر وہ دین کی اتنی ماہر ہو گئی تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم آدھا دین عائشہؓ سے سیکھو گویا سارے مرد مل کر آدھا دین سکھا سکتے ہیں اور حضرت عائشہؓ اکیلی آدھا دین سکھا سکتی ہیں۔ حالانکہ حضرت عائشہؓ پردہ کیا کرتی تھیں اور آپ نے جو دین سیکھا وہ پردہ کے اندر رہ کر ہی سیکھا تھا۔ پھر عورتوں نے اسلامی جنگوں میں وہ وہ کام کئے ہیں جو بے پردہ یورپین عورتیں آج بھی نہیں کر رہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں حضرت ضرارؓ جو ایک بہادر صحابی تھے۔ غفلت کی وجہ سے رومیوں کی قید میں آ گئے اور رومی انہیں پکڑ کر کئی میل تک ساتھ لے گئے ان کی بہن خولہؓ کو اس کا پتہ لگا تو وہ اپنے بھائی کی زرہ اور سامانِ جنگ لے کر گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پیچھے گئیں وہ دشمنوں سے اپنے بھائی کو چھڑا لانے میں کامیاب ہو گئیں (فتوح الشام جلد اول صفحہ ۲۲، ۲۳) اس وقت رومی سلطنت طاقت و قوت کے لحاظ سے ایسی ہی تھی جیسی آج انگریزوں کی حکومت ہے مگر اس کی فوج ایک صحابی کو قید کر کے لے گئی تو ان کی بہن اکیلی ہی باہر نکلی اور کئی میل تک رومی سپاہیوں کے پیچھے چلی گئی اور پھر بڑی کامیابی سے اپنے بھائی کو ان کی قید سے چھڑا لائی اور مسلمانوں کو بات کا اس وقت پتہ لگا جب وہ اپنے بھائی کو واپس لے آئی۔"

(مصباح بابت ماہ جنوری ۱۹۵۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکریہ احباب و درخواست دُعا

(از مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ساہیوال)

گذشتہ سال مجھ پر ایک جھوٹا مقدمہ دائر کیا گیا اور سخت طوفان بے تمیزی بپا کیا گیا۔ میرے لئے یہ ایک سخت ابتلاء تھا۔ اور بہت بھاری آزمائش تھی۔ لیکن اس خدائے رحمان اور خدائے غفار کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھ گنہگار، عاجز کو محض اپنی بے پایاں رحمت کے وسیلہ اور اپنے پیارے خلیفہ کی دعاؤں کے طفیل اور بزرگوں اور بھائیوں کی عاجزانہ دعاؤں کی برکت سے اس مشکل سے مخلصی بخشی اور اس مقدمہ سے باعزت بری کیا فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اس ابتلاء کے دور میں عاجز نے اپنے پیارے خدا کی محبت اور پیار کے عظیم جلوے ملاحظہ کئے۔ میرے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے نہایت کریمانہ شفقت سے عاجز کے لئے بارگاہ خداوندی میں دعائیں کیں اور مجھ غمزدہ کو اپنے مشفقانہ خطوط کے ذریعہ سے تسلی دی مجھ پر ان بزرگوں کے لاتعداد احسانات ہیں۔ جو میری کسی خوبی کی بناء پر نہیں بلکہ ان کے کریمانہ اخلاق اور بے پایاں شفقت کے نتیجہ میں مجھے دیکھنے نصیب ہوئے۔

ابتلاء کے ان ایام میں تمام احباب جماعت نے عاجز کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھ کر عاجز پر احسانِ عظیم فرمایا اور خطوط کے ذریعہ بھی میری ہمت و ڈھارس بندھائی۔ اور یہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ تعلیم اور خلافت کی دائمی برکات کا ہی ایک کرشمہ ہے کہ تمام احباب جماعت نے سگے بھائیوں کی طرح میرے دکھ کو اپنا دکھ سمجھا اور میرے لئے بارگاہ رب العزت میں سربسجود رہے اور دعاؤں میں مصروف رہے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان دعاؤں کو پایۂ قبولیت جگہ دی اور اپنے عاجز بندے کو اس ابتلاء اور آزمائش سے رہائی بخشی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مجھ پر اس قدر احسانات ہیں کہ میں ان کے شمار سے بھی قاصر ہوں۔ آپ نے از راہِ ذرہ نوازی مجھے بہت پیارا خط لکھا اور فرمایا کہ خدائے رحمان سے خدائے غفار سے دُعا کر رہا ہوں رحمت کی امید رکھیں۔

اور بالآخر آپ کی دعائیں رنگ لائیں۔ اور خدائے رحمان اور خدائے غفار نے مجھے باعزت بری کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ اس قادر و توانا خدا نے اپنے پیارے خلیفہ کو پہلے سے میری بریت سے بھی مطلع فرما دیا۔ چنانچہ ایک بار جبکہ میرے بھائی عزیز نصیر احمد اور میری اہلیہ محترمہ نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر التجا کی کہ حضور دعا کریں کہ ضمانت ہو جائے تو حضور نے فرمایا ضمانت کا تو ہمیں خیال بھی نہیں آیا مجھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ اطلاع دی ہے کہ بری کر دئے گئے۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور خلافت احمدیہ کی حقانیت اور دائمی برکات کی ایک زندہ مثال ہے

میرے ساتھ زنداں میں جو لوگ تھے وہ حیران ہو کر مجھے کہتے کہ چوہدری صاحب! آپ پر اتنا ظلم ہوا اور عظیم مالی نقصان بھی برداشت کرنا پڑا۔ اگر کوئی اور ہوتا تو شاید اس کا ہارٹ فیل ہو جاتا لیکن آپ کمال صبر کے ساتھ یہ سب کچھ برداشت کر رہے ہیں۔ میں انہیں جواب دیتا کہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے مجھے امام الزمان حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو قبول کرنے کی سعادت بخشی۔ پھر مزید یہ احسان فرمایا کہ خلافت کے دامن سے وابستہ کر دیا۔ خدا کا مقدس خلیفہ اور میرے بزرگوں اور میرے مومن بھائیوں کی پاکیزہ جماعت مجھ گنہگار کے لئے دعائیں کر رہی ہے تو مجھے کس بات کا فکر ہے

ع خدا داری چہ غم داری

ابتلاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنین کے لئے بطور آزمائش ہوتے ہیں مجھ گنہگار کو اپنے گناہوں کی بخشش اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے حصول کے لئے دعاؤں کی بہت ضرورت تھی اور اب بھی ہے شاید اللہ تعالیٰ نے مجھے اس ذریعہ سے بزرگوں کی دعاؤں کے پانے کا ایک موقع عنایت فرمایا میں ان تمام بزرگوں اور بھائیوں کا ممنون ہوں جنہوں نے عاجز کے لئے دعا کی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے

بالآخر میں یہ درخواست کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں ہمیشہ کی طرح اب بھی آپ کی دعاؤں کا تشنہ و محتاج ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے اپنی دعاؤں میں بدستور یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

شیخ روشن دین تنویرؔ مرحوم

دو ۲ نظمیں

محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل نے ۱۹۴۰ء میں جب احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی تو اس کے دو سال بعد مکرم عبدالمنان صاحب ناہید نے جن کے محترم تنویر صاحب کے ساتھ دیرینہ نیازمندانہ مراسم تھے ان کے قبول احمدیت پر ایک نظم لکھی تھی جو ۱۹ر جولائی ۱۹۴۲ء کے الفضل میں شائع ہوئی اب مکرم ناہید صاحب نے آپ کی وفات پر جو ۲ر جنوری ۱۹۷۲ء کو ہوئی ایک نظم لکھی ہے جس کا آغاز خود تنویر صاحب ہی کے ایک شعر سے کیا ہے۔ پہلی نظم جادۂ حق پر گامزن ہونے میں تنویر صاحب کے خوش آئند آغاز کی اور دوسری نظم ان کے خاتمہ بالخیر اور خوش انجام کی آئینہ دار ہے (ادارہ)

(۱)

سنہ ۱۹۴۲ء

اے شیخ محترم! مرے تنویرِ حق پسند
وہ دن ہیں یاد دل ترا حق سے نفور تھا
آشوبِ روزگار میں گم مقصدِ حیات
دل کا سفینہ عشق کے ساحل سے دُور تھا
تھی دولتِ نشاط سے بے بہرہ زندگی
سینہ تھا داغ داغ تو دِل چُور چُور تھا
اُس کِردگارِ عشق کی اُلفت کے دام میں
اے مرغِ خوشنوا تجھے آنا ضرور تھا
پڑھتا ہوں آج جب بھی ترا شعرِ دلنشیں
میں سوچتا ہوں کس لئے پنہاں یہ نور تھا
ظاہر میں گو سدا رہے ساقی سے دُور دُور
دَر پردہ اس سے ایک تعلق ضرور تھا
اہلِ وفا کو آپ بھی کیا کیا کہا کئے
فطرت کا نور جب ابھی تحت الشعور تھا
"آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے
صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا"

(۲)

سنہ ۱۹۷۲ء

"عیدِ قرباں ہے پر عید کا ساماں کہاں
جان قرباں کروں تن میں مگر جاں کہاں" (تنویرؔ)
آشنا کوچۂ الہام سے جو شعر ہوا
اُس کی پرواز کے بن پاتے ہیں ساماں کہاں
رخصت اس بزمِ جہاں سے ہوا اِک صاحبِ دل
ڈھونڈتا ہے تو اُسے دیدۂ حیراں کہاں
قافلے والو! کدھر جائے مرا ذوقِ سخن
قافلہ چھوڑ کے جاتا ہے حُدی خواں کہاں
حُسن و احسانِ مسیحائے زماں گیت ترے
تیرے اشعار میں افکارِ پریشاں کہاں
سوچتا ہوں تھا گریزاں کبھی جس بزم سے تو
آج اس بزم میں تھا تجھ سا سخنداں کہاں
شورِ آشوبِ جہاں سے تا درِ باغِ بہشت
لے گیا تجھ کو کہاں سے ترا ایماں کہاں
میرے رہوارِ تخیل نے قدم روک لئے
ہے مرا شعر تری شان کے شایاں کہاں
روشنی دین کو تنویر ترے دم سے ملی
لکھوں تاریخ میں اپنی ترا عنواں کہاں

(عبدالمنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ کے لئے لمحۂ فکریہ

انصار اللہ کو احساس ذمہ داری دلاتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"اسلام پر نازک وقت آیا ہوا ہے جماعت پر بڑی بھاری ذمہ داری ہے اگر تم اس ذمہ داری کو ادا نہ کرو گے۔ تو خدا تعالیٰ کے حضور کیا جواب دو گے۔"

اسلام پر نازک وقت کس نوعیت کا ہے اور اس کے تدارک کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا سامان مہیا فرمائے ہیں۔ اس بارہ میں حضور فرماتے ہیں:۔

"آج دنیا میں چاروں طرف سے اسلام پر یورش ہو رہی ہے اور اسلام کے مورچہ پر صرف چند احمدی مبلغ کھڑے ہیں ...... ان کے لئے سامان خورد و نوش بھیجنا اور ان کے لئے لٹریچر مہیا کرنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔"

اس عظیم الشان کام کی ذمہ داریاں انصار بھائیوں کو جو سونپی گئی ہیں جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"میں حکم دیتا ہوں کہ انصار اپنی تنظیم کے لحاظ سے جماعتوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔"

ان ارشادات کی روشنی میں انصار بھائی غور کریں کہ ساری دنیا میں اشاعت اسلام کے صدقہ جاریہ میں وہ کما حقہ تعاون کر رہے ہیں یا نہیں۔"

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم عبدالستار صاحب بدر مالک آرہ مشین فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب محترم بدر الدین ٹھیکیدار وفات پا چکے ہیں مرحوم نے اپنی زندگی میں قطعہ ۴/۲ میں سے ۱۰ مرلے اراضی مجھے دی تھی جس میں میں نے آرہ مشین لگوائی ہوئی ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں:۔

۱۔ عبدالغفار ۲۔ عبدالسلام ۳۔ بشیر احمد ۴۔ شریف احمد ۵۔ سعید احمد ۶۔ مسعود احمد ۷۔ نسیم بدر۔

ان کو مذکورہ قطعہ میں سے دس مرلے اراضی میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ میں سے دس مرلے اراضی میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(۲)

مکرم عبدالحکیم صاحب ولد حاجی محمد عبداللہ صاحب ساکن میانوالی خانوالی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ پلاٹ ۵/۲ ۲ رقبہ ایک کنال ایک مرلہ ۵۷ مربع فٹ واقع محلہ دار الرحمت شرقی میرے نام الاٹ ہے بوقت خریداری پلاٹ کی قیمت میں نے اور میری ہمشیرہ خورشید عصمت صاحبہ نے نصف نصف ادا کی تھی۔ اس لئے ہم دونوں پلاٹ مذکور میں حصہ دار ہیں۔ لیکن دفتر آبادی میں پلاٹ مذکور صرف میرے نام درج ہے

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ ہم دونوں بہن بھائی کے نام بحصص برابر منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

میرا لڑکا انوار احمد عمر ۲۶ سال خضدار (بلوچستان) میں محکمہ بی اینڈ آر میں ملازم تھا ۲۸/۲ بروز جمعہ ۹ بجے دن فوت ہو گیا ہے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے خاص فضل سے جنات نعیم میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مجھے اور اس کے دوسرے عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین

(مرزا احمد دین آف خانیوال۔ حال وارد کوئٹہ بلوچستان)

چندہ سائنس بلاک ربوہ

سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ کے نصف خرچ (جو ۷۵۰۰۰/- روپے بنتا ہے) کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ نے اٹھائی تھی۔ عمارت تعمیر ہو چکی ہے اور عنقریب اس کا افتتاح کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس وقت تک کل ۶۲۰۰۰/- چندہ اس سلسلہ میں جمع ہو چکا ہے اور ۱۳۰۰۰/- چندہ جمع کرنا ہے نوّے مستورات اس وقت تک تین سو روپے کی تحریک میں شامل ہو چکی ہیں اور ان کے نام بلاک پر کندہ کروائے جا رہے ہیں۔ ہر با صاحب استطاعت خواتین کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں کہ بقیہ رقم وہ جلد تین تین سو روپے دے کر پوری کریں۔ بجائے اس کے کہ غریب بہنوں سے تھوڑا تھوڑا چندہ لیں صرف ۴۳ خواتین تین سو دے کر اس رقم کو پورا کر دیں اس ماہ صرف لجنہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور کی طرف سے -/ روپے وصول ہوئے ہیں۔

لجنات کا فرض ہے کہ وہ صاحب استطاعت خواتین تک یہ تحریک پہنچائیں یا ان کے پتہ جات حاصل کر کے مجھے اطلاع دیں میں خود انہیں تحریک کروں گی۔

لاہور۔ کراچی اور سرگودھا وغیرہ لجنات کی طرف سے متعدد رقوم ہمیں موصول ہو چکی ہیں جن کی تفصیل ان لجنات نے نہیں لکھی کہ کس کس بہن کی طرف سے یہ چندہ ہے۔ ان لجنات کو علیحدہ علیحدہ فہرستیں بھی بھجوا دی گئی ہیں۔ ہر لجنہ اپنی ان بہنوں کے نام بھجوائیں جنہوں نے تین تین سو روپیہ چندہ دیا ہے تاکہ ان کا نام کندہ ہونے سے رہ نہ جائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۳/۲ کو میری لڑکی نصیرہ بیگم کا نکاح کریم احمد صاحب ابن چوہدری فضل احمد صاحب آف محمود آباد فارم سندھ کے ساتھ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم محمد اشرف ناصر صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے پڑھا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فضل احمد صدر جماعت احمدیہ نصرت آباد سٹیٹ تھرپارکر)

تقریب شادی

۱۲ فروری بروز ہفتہ میرے پوتے۔ پیر خلیل احمد ناصر بی اے سی ٹی ابن پیر سلطان عالم صاحب بی اے (شہید قادیان) کی شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔

چوہدری منیر احمد صاحب ایم اے بی ایڈ نائب امیر ضلع گجرات نے یہ نکاح عزیزہ سیدہ نصرت اقبال بنت پیر محمد اختر شاہ صاحب کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور دعا فرمائی۔

بزرگان اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ فریقین کے لئے اس نکاح کے بابرکت ہونے کی دعا فرماویں۔

(پیر شیر عالم بی اے بی ٹی۔ گوہلے کی تحصیل و ضلع گجرات)

مثالی وقار عمل!

مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر نے دو مثالی وقار عمل منائے جن میں سے ایک میں خدام نے لگاتار ۳½ گھنٹے کام کر کے خندقیں کھودیں۔

دوسرے وقار عمل میں کئی دن کام کر کے خدام نے ۱۴×۱۲×۸ پختہ کمرہ تیار کیا جس کی چھت کے سامان پر ۲۳۶/- روپے خرچ ہوئے اس کام میں کسی مستری یا مزدور کی مدد نہیں لی گئی۔ مجلس سرگودھا شہر نے اس کے علاوہ بھی دو وقار عمل سال رواں میں منائے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدام میں وقار عمل کی صحیح روح بیدار ہے۔ اور ہاتھ سے کام کرنے کو عار محسوس نہیں کرتے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس نیک جذبہ کو ترقی دے اور مجلس کو مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین

(مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کو زکام نزلہ بڑی شدت سے چلا آ رہا ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے آمین (خواجہ شریف احمد ابن بشیر احمد صاحب۔ کوٹ مومن ضلع سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ سیکنڈری سکول روکوپور (سیرالیون) کے نئے پرنسپل

محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اسکی نصرت افریقہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جاری فرمودہ نصرت جہاں "آگے بڑھو" پروگرام کے شامل حال ہے اور نائیجیریا اور غانا اور گیمبیا کے بعد سیرالیون میں بھی ہمارے ٹیچر مکرمی انور احمد صاحب گھمن ایم ایس سی آنرز انگریکلچر جو چوہدری نسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ کے صاحبزادے ہیں۔ ۲۸ فروری ۷۲ء کو بفضل اللہ تعالیٰ بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔

ان کا سکول (احمدیہ سیکنڈری سکول) روکوپور سیرالیون میں دس اکتوبر ۱۹۷۱ء کو جاری ہوا تھا۔ اور ۲۴ دسمبر ۱۹۷۱ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک خاص تقریب کی صورت میں سرکاری طور پر اس کا رسمی افتتاح عمل میں آیا تھا۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۱ء سے ۲۸ فروری ۷۲ء تک مکرمی سید منصور احمد صاحب نے تبلیغ کے کام کے علاوہ اس سکول میں پرنسپل کے فرائض بھی نہایت عمدگی سے سرانجام دیئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اب مکرمی انور احمد صاحب اس سکول کے پرنسپل ہوں گے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سیرالیون میں ان کا جانا مبارک کرے اور انہیں وہاں دیگر اساتذہ کی جلد آمد کا موجب بنائے نیز اس سکول کو اسلامی علوم کے پھیلانے کا مرکز بنائے تا وہاں اسلام کا نام جلد تر بلند ہو۔ آمین

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

انصار اللہ کی بقایا دار مجالس کے عہدیدار توجہ فرماویں

ابھی تک بعض مجالس بقایا دار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی منشاء کو پورا کرنے کے لئے کوئی کوشش کی جائے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کوشش میں برکت نہ ڈالے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ضرورت صرف تھوڑی سی توجہ اور صحیح خطوط پر کوشش کی ہے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

عالمی شہرت کے سیاستدان چوہدری سر ظفر اللہ خان
کی

خود نوشت سوانح حیات

تحدیث نعمت

بہت ہی عجیب کتاب جو پہلی مرتبہ منظرِ عام پر آئی ہے

چوہدری صاحب کے عمر بھر کے مشاہدات، نصف صدی کی سیاست کا آئینہ، تمام ملکی وسیاسی تحریکات کا البم، ایثار، خلوص، حق گوئی، ایمانی جوش اور غیبی تائیدات کے عجیب واقعات پاک وہند کے کئی سیاسی رازوں کا انکشاف، دنیا بھر کی سیر و سیاحت کی دلچسپ کیفیات، بین الاقوامی معلومات کی انسائیکلوپیڈیا۔ پوری کتاب ایمان افروز اور سبق آموز بیانات سے بھری ہوئی ہے۔ اسلوب تحریر سلیس انداز بیان اثر انگیز، دلچسپ اس قدر کہ شروع کر کے ہاتھ سے نہیں چھوٹتی تقطیع بڑی کاغذ آرٹ پیپر صفحات ۷۳۶ قیمت -/۱۵ روپے۔ مجلد ۲۰ روپے،

محمد احمد اکیڈمی ۱۸ ارم گلی ۳ برانڈرتھ روڈ لاہور

میری والدہ" یہ جناب چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی وہ نہایت دلچسپ اور سبق آموز کتاب ہے جو بڑی نفاست کے ساتھ چھٹی مرتبہ چھپی ہے۔ قیمت: ڈیڑھ روپیہ،

مجالس خدام الاحمدیہ بجٹ بھجوائیں

ابھی تک بہت سی مجالس نے نئے سال کے بجٹ تشخیص کر کے نہیں بھجوائے۔ ایسی مجالس سے گزارش ہے کہ اپنی اولین فرصت میں بجٹ مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

میرے بہنوئی نعیم احمد چوہدری ابن مہر اللہ دتہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۸ فروری کی شب کو بچی عطا کی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح زندگی دے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(منور احمد۔ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۱۰ مارچ۔ صدر کے غیر ملکی قرضوں کے مشیر جناب ایم ایم احمد نے بتایا ہے کہ پاکستان کو امداد دینے والے ملکوں کے کنسورشیم کے حالیہ اجلاس میں جو واشنگٹن میں منعقد ہوا۔ کنسورشیم کے تمام ارکان پاکستان کو فوری طور پر مالی امداد شروع کرنے اور قرضوں کی ادائیگی کے لئے طویل مدت تک کے لئے مہلت دینے پر متفق ہو گئے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ عالمی بنک، پاکستان کو امداد دینے والے ملکوں کے کنسورشیم اور عالمی ترقیاتی ایجنسی نے پاکستان کو زرمبادلہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے فوری طور پر امداد مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے انہوں نے بتایا ہے کہ عالمی ترقیاتی ایجنسی کا ایک وفد پاکستان کی زرمبادلہ کی ضرورتوں کا جائزہ لینے کے لئے اور پاکستان کی حکومت کے ساتھ اس سلسلہ میں بات چیت کرنے کے لئے پاکستان آئے گا۔

راولپنڈی ۱۰ مارچ۔ بین الاقوامی ریڈ کراس نے بھارت سے کہا ہے کہ وہ اس بارے میں تفصیلات بتائے کہ بھارت میں موجود جنگی قیدیوں کو کس طرح اور کن حالات میں شہید کیا گیا ہے قبل ازیں پاکستان نے بین الاقوامی ریڈ کراس سے شدید احتجاج کیا تھا کہ بھارت نے پاکستانی جنگی قیدیوں پر وحشیانہ اور بہیمانہ طریقے پر گولی چلائی ہے جس کے نتیجے میں متعدد پاکستانی جنگی قیدی شہید ہو گئے اور اس بات کا مطالبہ کیا تھا کہ اس واقعہ کے بارے میں تحقیقات کرائی جائے۔ بین الاقوامی ریڈ کراس نے بھارتی حکومت پر زور دیا کہ زخمی فوجیوں کو واپس نہ کرنے کے بارے میں بھارت نے جو فیصلہ کیا ہے اسے بدل لے اور ان زخمی پاکستانی جنگی قیدیوں کی بلاتاخیر واپسی کے انتظامات کئے جائیں۔

لاہور ۱۰ مارچ۔ مرکزی وزیر خزانہ ڈاکٹر مبشر حسن نے بتایا ہے کہ جب سے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اقتدار سنبھالا ہے بیرونی ممالک میں پاکستانی کرنسی کی قیمت بڑھ گئی ہے اور اس کی ساکھ اور مانگ پہلے سے بہت زیادہ ہو گئی کراچی سے یہاں پہنچنے کے بعد ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان نے جنوری اور فروری میں برآمدات کا نیا ریکارڈ قائم کر دیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت نے بڑی بڑی صنعتوں کو اپنے کنٹرول میں لے کر ایسے اقدامات کئے ہیں کہ پچھلے پندرہ سال کی مدت کے مقابلے میں برآمدات کی مالیت کہیں سے کہیں پہنچ گئی ہے۔ ڈاکٹر مبشر حسن نے کہا کہ کنٹرول میں لئے گئے صنعتی اداروں کی انتظامیہ کے تحت منافع میں بھی زبردست اضافہ ہوا ہے۔

اسلام آباد ۱۰ مارچ۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ حکومت پاکستان نے تیسری اسلامی کانفرنس کے مقرر کردہ مصالحتی کمیشن کو قبول کر لیا ہے اور اپنے اس فیصلے سے اسلامی سیکرٹریٹ کو مطلع کر دیا ہے یہ کمیشن چھ اسلامی ملکوں کے وزرائے خارجہ پر مشتمل ہو گا جس سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ ڈھاکہ اور اسلام آباد جائے اور پاکستان کے دونوں بازوؤں میں مصالحت کرانے کی کوشش کرے۔ اس کمیشن کے ساتھ جو ایران تیونس۔ مراکش۔ الجزائر۔ صومالی لینڈ۔ اور ملائشیا کے وزرائے خارجہ پر مشتمل ہو گا سیکرٹری جنرل تنکو عبدالرحمن بھی جائیں گے۔